69973 ـ حکومتی ادارے سے قرض لینا

سوال

ہماری حکومت تعلیم سے فارغ ہونے والے نوجوانوں کو ملازمت کے عوض میں قرض مہیا کرتی ہے، کیا یہ قرض حلال ہے یا حرام ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

علماء کرام کا اتفاق ہے کہ جب قرض میں واپسی کے وقت زیادہ رقم ادا کرنے کی شرط ہو تو یہ سود اور حرام ہے.

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اور ہر وہ قرض جس میں زیادہ واپسی کی شرط رکھی گئی ہو تو وہ بغیر کسی اختلاف کے حرام ہے، ابن منذر کہتے ہیں: سب کا اتفاق ہے کہ جب قرض دینے والا قرض لینے پر واپسی کے وقت زیادہ رقم دینے یا کوئی ہدیہ دینے کی شرط رکھے اور اس شرط پر ادھار لے لیا تو اس رقم سے زیادہ لینا سود ہے.

روایت کیا جاتا ہے کہ ابی بن کعب اور ابن عباس، اور ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہم ایسے قرض سے منع کیا کرتے تھے جو نفع لائے " انتہی.

دیکھیں: المغنی ابن قدامۃ (4 / 211).

اور ابن عبد البر کہتے ہیں:

ادھار اور قرض میں ہر زیادہ یا کوئی ایسی منفعت جس سے ادھار دینے والا نفع اٹھائے وہ سود ہے، چاہے وہ چارے کی ایک مٹھی ہی ہو، اور اگر یہ شرط کے ساتھ ہو تو حرام ہے " انتہی.

دیکھیں: الکافی (2 / 359).

اور اس بنا پر اگر قرض سودی ہو وہ اس طرح کہ اگر اس میں شرط رکھی گئی ہو کہ قرض واپس کرتے وقت حاصل کردہ رقم سے زیادہ رقم ادا کرن ہوگی، تو آپ کے لیے یہ مبلغ لینا جائز نہیں، کیونکہ یہ سودی معاہدہ ہے، اور آپ پر یہ بات مخفی نہیں ہونی چاہیے کہ سود کبیرہ گناہ ہیں، اور اللہ تعالی آپ کو اس قرض اور اس طرح کی دوسری اشیاء

سے غنی کر دے، اور آپ کو اس کی ضرورت ہی نہ رہے.

لیکن اگر یہ قرض قرضہ حسنہ ہو نہ کہ سودی قرض تو مقروض شخص اتنی ہی رقم واپس کرنے کا پابند ہو جس قدر اس نے قرض لیا تھا اور اس میں کسی بھی قسم کی کوئی زیادتی نہ ہو تو اس قرض کے حصول اور اس سے فائدہ اٹھانے میں کوئی حرج نہیں.

واللہ اعلم .